113064 ـ سال نو کی رات ذکر و دعا اور تلاوت قرآن کا حکم

سوال

میں نے یہ میسج انٹرنیٹ پر بہت دیکھا ہے لیکن حقیقت میں مجھے شك تھا كہ یہ بدعت ہے اس لیے میں نے یہ میسج کسی کو نہیں بھیجا، کیا اس کو نشر کرنا جائز ہے، اور کیا اس کا اجروثواب حاصل ہو گا یا بدعت ہونےکی بنا پر یہ جائز نہیں ؟

میسج یہ ہے:

ان شاء اللہ ہم سب سال نو کے موقع پر رات بارہ بجے دو رکعت نماز ادا کریں گے، یا قرآن مجید کی تلاوت یا اپنے پروردگار کا ذکر کریں گے، یا دعا کیونکہ اگر اس وقت ہمارا پروردگار زمین کی طرف دیکھے گا جب اکثر لوگ معصیت و نافرمانی کا ارتکاب کر رہے ہیں تو وہ مسلمانوں کو دیکھے گا کہ وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف ہیں، آپ کو اللہ کی قسم یہ میسج ہر شخص کو ارسال کریں جو آپ کے پاس ہیں کیونکہ جتنی بھی ہماری تعداد زیادہ ہو گی ہمارا رب زیادہ خوش و راضی ہو گا، برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کریں اللہ آپ کو جزا دے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ نے یہ میسج نشر نہ کر کے انتہائی اچھا کام کیا ہے، یہ میسج بہت ساری ویب سائٹس پر پھیلا ہوا ہے جس پر عام اور جاہل قسم کے لوگ چھائے ہوئے ہیں.

اور جنہوں نے یہ میسج نشر کیا ہے اور مسلمانوں سے چاہا ہے کہ وہ نماز ادا کریں اور ذکر کریں ہم ان کی نیت میں شك نہیں کرتے ان کی نیت اچھی اور عظیم تھی، خاص کر انہوں یہ چاہا کہ معصیت کے اوقا یت ت میں نیکی و اطاعت کی جائے، لیکن یہ اچھی اور صالح نیت کسی عمل کو صحیح اور مقبول اور شرعی نہیں بنا سکتی، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ عمل سبب اور جنس اور کیفیت اور کمیت اور وقت و جگہ کے اعتبار سے شریعت کے موافق ہو.

ان چھ اصناف کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21519) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس طرح مسلمان شخص بدعت اور شرعی عمل کے مابین امتیاز کر سکتا ہے.

اس میسج کو نشر کرنے میں مانع اسباب کو درج ذیل نقاط میں محصور کیا جا سکتا ہے:

1 ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لیکر آج تك جاہلیت کے تہوار و مواقع اور اہل کفر اور گمراہ لوگوں کے تہوار پائے جاتے رہے ہیں لیکن ہمیں کوئی نص نبوی نظر نہیں آتی کہ جس میں جب ہمارے علاوہ دوسرے معصیت کا ارتکاب کر رہے ہوں تو ہم اطاعت و فرمانبرداری کرنا شروع کر دیں، اور نہ ہی ہمیں کوئی ایسی نص نبوی ملتی ہے جو بدعتی فعل کے وقت ہمیں کوئی مشروع عمل کرنے کی ترغیب دلاتی ہو، اور اسی طرح کسی بھی مشہور امام سے اس فعل کا استحباب منقول نہیں.

یہ تو ایسے ہے کہ معصیت کا علاج بدعت کے ساتھ کیا جا رہا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح حزن و غم میں یوم عاشوراء کے موقع پر شیعہ حضرات سینہ کوبی اور ماتم کر کے کرتے ہیں، اور اس کے علاج میں کچھ لوگ اس موقع پر فرحت و خوشی کا اظہار اور زیادہ خرچ کر کے کرتے ہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا مسئلہ مصائب کے ایام کو ماتم کے ایام بنا لینا تو یہ مسلمانوں کے دین میں نہیں، بلکہ یہ جاہلیت کے دین کے زیادہ قریب ہے، پھر انہوں نے اس کی وجہ سے روزہ رکھنے کی جو فضیلت تھی وہ بھی کھو دی، اور بعض لوگوں نے اس روز وہ اشیاء ایجاد کر لي ہیں جو بعض موضوع قسم کی احادیث کی طرف منسوب ہیں جن کی کوئی اصل نہیں، مثلا اس روز غسل کرنے کی فضیلت، یا پھر سرمہ لگانے یا مصافحہ کرنے کی فضیلت، اس کے علاوہ دوسرے ایجاد کردہ امور یہ سب مکروہ ہیں، بلکہ صرف اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے.

اور اہل و عیال پر اس دن زیادہ خرچ کرنے میں معروف آثار مروی ہیں، ان میں سب سے اعلی یہ حدیث اور اثر ہے:

ابراہیم بن محمد بن المنتشر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں: کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے جو یوم عاشوراء میں اپنے اہل و عیال پر زیادہ خرچ کرتا ہے، اللہ تعالی سارا سال اس پر وسعت کرتا ہے"

اسے ابن عیینہ نے روایت کیا ہے.

یہ روایت منقطع ہے اور اس کے قائل کا علم نہیں، اور زیادہ یہی معلوم ہوتا ہےکہ جب نواصب اور روافض کے مابین تعصب پیدا ہو گیا تو یہ وضع کر لی گئی؛ کیونکہ شیعہ اور روافض نے یوم عاشوراء کو ماتم اور غم و حزن کا دن بنا لیا، اور اس کے مقابلہ میں دوسروں نے ایسے آثار وضع کر لیے جو یوم عاشوراء کے دن زیادہ خرچ کرنے کا تقاضا کریں، اور انہوں نے اسے عید بنا لیا یہ دونوں ہی باطل ہیں...

لیکن کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کے لیے شریعت میں تغیر و تبدل کر لے، اور پھر یوم عاشوراء میں فرحت و خوشی کا اظہار کرنا، اور اس دن اہل و عیال پر زیادہ خرچ کرنا یہ سب بدعات میں شامل ہوتا ہے، اور رافضی شیعہ کا مقابلہ ہے....

دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (300 ـ 301).

ہم نے سوال نمبر (4033) کے جواب میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ایك اور بہت ہی نفیس کلام نقل کی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

2 ـ دعا اور نماز کے لیے شریعت میں کچھ افضل اوقات پائے جاتے ہیں، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنےکی ترغیب دلائی ہے مثلا: رات کا آخری حصہ، جو کہ اللہ رب العزت کا آسمان دنیا پر نزول کا وقت ہے، اور کسی ایسے وقت ایسا کرنے کی ترغیب دلانا جو شریعت میں وارد نہیں اور صحیح نص میں نہیں ملتا تو یہ سبب اور وقت میں تشریع ہے، اور ان میں سے کسی ایك کی مخالفت ہی اس فعل کے بدعت ہونے کاحکم لگانے کے لیےکافی ہے، تو پھر ایك دونوں کی مخالفت ہو تو آپ کیا خیال کرتے ہیں ؟!

اور سوال نمبر (8375) میں ہم سے میلادی سال نو کے موقع پر فقیر خاندانوں پر صدقہ کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو ہم نے اس کے جواب میں ایسا کرنے سے منع کیا ہے، وہاں ہم نے درج ذیل بات کہی ہے:

جب ہم مسلمان صدقہ کرنا چاہتے ہیں تو یہ صدقہ حقیقی مستحق تك پہنچایا جاتا ہے، اور ہم اسے کفار کے تہوار کے موقع نہیں کرتے کہ اس دن صدقہ کیا جائے، بلکہ جب بھی ضرورت و حاجت ہو صدقہ کرتے ہیں، اور خاص کر عظیم خیر و بھلائی کے مواسم تلاش کرتے ہیں مثلا رمضان اور عشرہ ذوالحجہ یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس ایام، اور دوسرے نیکی کے مواسم. انتہی

اصل میں مسلمان شخص کو اتباع کرنی چاہیے نہ کہ بدعتا کی ایجاد اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کرو اللہ تعالی تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے، کہہ دیجئے اللہ تعالی کی اور رسول کی اطاعت کرو، اگر تم پھر جاؤ تو یقینا اللہ تعالی کافروں سے محبت نہیں کرتا آل عمران (31 ـ 32).

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ آیت کریمہ ہر اس شخص کے حاکم کا درجہ رکھتی ہے جو اللہ سے محبت کا دعوی کرتا ہے لیکن وہ محمدی طریقہ پر نہیں، کیونکہ وہ اپنے دعوی میں اس وقت تك جھوٹا ہے جب تك شریعت محمدی دین نبوی کی اپنے سارے اقوال و اعمال اور احوال میں اتباع نہیں کرتا، جیسا کہ صحیح مسلم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے آپ نے فرمایا:

" جس كسى نے بھی كوئی ایسا عمل كیا جس پر ہمارا حكم نہیں تو وہ مردود ہے "

دیكھیں: تفسیر ابن كثیر (2 / 32).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" رسول كریم صلى اللہ علیہ وسلم كے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت كرو، كیونكہ اس كے بغیر ایمان مكمل نہیں ہوتا، اور تم اپنے دین میں كوئی ایسی چیز نئی ایجاد مت نہ كرو جو اس میں سے نہیں.

لہذا طالب علم اور علماء پر واجب وہ لوگوں كے لیے بیان كریں اور انہیں كہیں كہ: تم شرعی اور صحیح عبادات میں مشغول رہو، اور اللہ كا ذكر كرو، اور ہر وقت نبی كریم صلى اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا كرو، اور نماز كی پابندی كرو، اور زكاۃ ادا كرتے رہو، اور ہر وقت مسلمانوں كے ساتھ حسن سلوك كرو "

دیكھیں: لقاءات الباب المفتوح (35 / 5).

3 ـ ان معاصی اور منكرات كے متعلق جو آپ پر واجب ہے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنكر اسے تم چھوڑ دیتے ہو اس پر عمل نہیں كرتے، اور نہ ہی مخالفین كو وعظ و نصیحت كرتے ہو، اور اجتماعی منكرات و معاصی كے ہوتے ہوئے تمہارا انفرادی طور پر عبادات میں مشغول رہنا اچھا نہیں.

اس لیے ہماری رائے میں اس طرح كے پملفٹ نشر كرنے حرام ہیں، اور اس طرح كے مواقع پر ان اطاعات كا التزام كرنا بدعت ہے، بلكہ تمہارے لیے ان شركیہ یا بدعتی تقریبات میں حرام جشن منانے سے بچنے كی ترغیب دلانی ہی كافی ہے، تمہیں اس كا اجروثواب حاصل ہو گا، اور ان معاصی و گناہ كے متعلق اپنے فرض كی ادائیگی سے سبكدوش ہو جاؤگے.

نیك و صالح نیت كے متعلق اہم فوائد اور اس كی تفصیل معلوم كرنے كے لیے كہ یہ نیت كسی بدعتی كے بدعت والے عمل كو اجروثواب والا نہیں بنا سكتی اس كا مطالعہ كرنے كے لیے آپ سوال نمبر (60219) كے جواب كا مطالعہ كریں.

واللہ اعلم .